قرآن حکیم کا جامع انسائیکلوپیڈیا

The Integrated Encyclopedia of the Qurʾān (IEQ)

"تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔"

محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اللہ

بروایت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ (صحیح بخاری، باب فضائل القرآن)

آج زمین پر بسنے والا ہر چوتھا فرد اقرار کرتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ قلب میں پارۂ نور کے مانند متحرک یہ ایمان، زبان سے اقرار کے ذریعے نہ صرف روئے زمین پر موجود 1.5 ارب انسانوں کو دینِ حنیف کے ذریعے ایک رشتے میں منسلک کرتا ہے بلکہ یہ اقرار اس عہدِ الست کی تجدید بھی کرتا ہے جو اُن سے اُن کے خالق نے اس وقت لیا تھا جب اس نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی ذریت کو نکالا تھا اور انہیں خود ان کے اوپر گواہ بناتے ہوئے پوچھا تھا:

"کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟"

اور انہوں نے اقرار کیا تھا:

"ضرور، آپ ہی ہمارے رب ہیں، ہم اس پر گواہی دیتے ہیں۔"

"یہ ہم نے اس لئے کیا،" اللہ ربِ کریم نے اپنی کتاب میں انسانوں کے لئے وضاحت کرتے ہوئے بیان کیا ہے، "تاکہ کہیں قیامت کے دن تم یہ عذر نہ کرو کہ ہم تو اس بات سے بے خبر تھے، یا یہ نہ کہنے لگو کہ شرک کی ابتدا تو ہمارے باپ دادا نے ہم سے پہلے کی تھی اور ہم بعد کو ان کی نسل سے پیدا ہوئے، پھر کیا آپ ہمیں اس قصور میں پکڑتے ہیں جو باطل پرستوں نے کیا تھا"۔

(الاعراف: ۱۷۳)

اس میثاق کی قولی تصدیق کرنے والے ڈیڑھ ارب انسان، جو مسلمان کہلاتے ہیں، آج زمین کے تمام حصوں پر بکھرے ہوئے ہیں۔ یہ مسلمان دین کے جس رشتہ میں پروئے گئے ہیں وہ دو دھاگوں کے تانے بانے سے وجود میں آتا ہے: اللہ ربِ کریم کی کتاب اور اس کے آخری رسول، محمد صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم، کی سنت۔

اسلام کے یہ دونوں مآخذ عربی زبان میں ہیں لیکن آج مسلمانوں میں صرف ۲۰ فیصد افراد عربی سے واقف ہیں اور یہ تناسب تیزی سے کم ہوتا جا رہا ہے۔ یہی نہیں بلکہ المیہ یہ ہے کہ نہ صرف آج مسلمانوں کا ایک غالب حصہ اپنے دین کے بنیادی مآخذ سے براہِ راست استفادہ نہیں کر سکتا بلکہ تعلیم یافتہ طبقے کی اکثریت قرآن حکیم کے علوم کی صدیوں پرانی روایت سے تراجم کے ذریعے بھی مستفیذ نہیں ہو سکتی کیونکہ اس علمی روایت سے استفادے کے لئے جو ابتدائی تربیت درکار ہے وہ بھی اکثر اوقات میسر نہیں ہوتی۔

یہ المیہ زبان سے ناواقفیت کی وجہ سے ہو، یا اس ہمہ گیر تہذیبی انہدام کے باعث جس سے اسلامی تہذیب کو گزشتہ تین صدیوں سے واسطہ ہے، سبب خواہ

کچھ بھی ہے، نتیجہ ایک ہی ہے: وہ کتاب جس کے بعد آسمان سے کوئی کتاب نہیں اترے گی اور وہ اسوۂ حسنہ جس کو خود اللہ ربِ کریم نے "خلقِ عظیم" قرار دیا ہے، عہدِ حاضر کے مسلمانوں کی اکثریت کے لئے اجنبی ہو چکے ہیں۔

تاہم یہ اسلام کی حقانیت کی عظیم الشان جیتی جاگتی دلیل ہے کہ دین کے مبادی سے اس محرومی کے باوجود مسلمان آج بھی ہر جگہ موجود ہیں اور ان کی زندگیوں میں قرآن کا پیغام اور اپنے رسولؐ کی سنت عملی سطح پر جاری وساری ہے۔

تاہم عہدِ حاضر کے بے حد پیچیدہ فکری فساد کا تقاضہ ہے کہ مسلمانوں کا پڑھا لکھا طبقہ اپنے دین کی اساس سے علمی سطح پر بھی کماحقہ واقف ہو۔ یہ احساس پہلے ہی تعلیم یافتہ طبقے کے اکثر افراد کے شعور کا حصہ ہے اور اپنی استعداد اور بساط کے مطابق وہ قرآن حکیم کے تراجم کے ذریعے اس کے پیغام کو زیادہ گہرائی میں سمجھنے کے لئے کوشاں ہیں۔ کئی اہم تفاسیر کے تراجم بھی ہو چکے ہیں اور قرآنی علوم سے متعلق بہت سی عربی کتب کے ترجمے بھی مل جاتے ہیں۔

گو یہ مواد کسی حد تک مددگار ہے لیکن اکثر غیر تربیت یافتہ اذہان گزشتہ صدیوں کے دوران وجود میں آنے والے ان عظیم علمی کاموں سے فائدہ اٹھانے کی بجائے تشویش اور تردد کا شکار ہو جاتے ہیں۔ مثلاً جب کوئی ایسا شخص جو اس علمی مواد کی ہیئت، اس کے مبادیات اور اس کی تنظیمی تکوین سے کماحقہ واقف نہیں، الطبری (متوفی ۹۲۳/۳۱۰) کی عظیم الشان تفسیر "جامع البیان تاویل آئی القرآن" کے کسی ترجمے میں ایک ہی آیت کے بارے میں تیرہ مختلف آراء سے دوچار ہوتا ہے، یا وہ ابنِ کثیر (متوفی ۱۳۷۳/۷۷۴) کی "تفسیر القرآن العظیم" کے کسی ترجمے میں ایک آیت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہٖ وسلم کی سات مختلف احادیث پاتا ہے، تو وہ آیت کریمہ کی تفہیم کے لئے اس مواد کو استعمال کرنے سے قاصر رہتا ہے، اس لئے کہ اس عظیم علمی اثاثے کو استعمال کرنے کے لئے ایک مخصوص تربیت کی ضرورت ہے جو جدید نظامِ تعلیم کے ذریعے تعلیم پانے والے افراد کو میسر نہیں ہوتی۔ پھر یہ بھی ہے کہ علومِ قرآنی سے متعلق بیشتر کلاسیکی علمی مواد کتابی صورت میں موجود ہونے کے باوجود ایک جیتے جاگتے استاد کے توسط سے ہی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

ان حالات میں ضرورت تھی کہ قرآن حکیم پر ایک ایسا وقیع انسائیکلوپیڈیا موجود ہو جو قرآن مجید میں موجود تمام تصورات اور اس میں مذکور تمام اشخاص اور مقامات سے متعلق مواد کو، گزشتہ چودہ سو سال کی اسلامی علمی روایت کی روشنی میں، عہدِ حاضر کے لئے اس طرح پیش کرے کہ حقیقی معنوں میں علم و نور اور ہدایت کے اس سرچشمے سے فیض پانے کی جستجو کرنے والا ہر فرد اسے سمجھ سکے۔ اس وقت دنیا کی اکثر زبانوں میں ایسا کوئی علمی کام موجود نہیں ہے۔

عصر حاضر کی اہم ضرورت

عصر حاضر کی اس ضرورت کے پیشِ نظر، مرکز الاسلام والعلوم (کینیڈا)) نے Integrated Encyclopedia of the Qurʾān کے عنوان سے، سات جلدوں میں ایک ایسا جامع انسائیکلوپیڈیا شائع کرنے کا منصوبہ بنایا ہے جو گزشتہ چودہ صدیوں کے علمی ذخیرے کو استعمال میں لاتے ہوئے قارئین کے تین طبقوں کیلیے مفید ہو گا:

۱۔ مسلمان قاری جو تفہیمِ قرآن کے لئے براہِ راست عربی زبان اور دینی علمی روایت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے؛

۲۔ ایسے غیر مسلم جو خلوصِ دل سے قرآن حکیم کے پیغام کو سمجھنا چاہتے ہیں؛

۳۔ مسلمان اور غیر مسلم محقق اور اساتذہ، خواہ وہ تخصیصی طور پر یا قرآن حکیم سے متعلق کسی موضوع پر تحقیق کر رہے ہوں یا ان کی علمی اور تحقیقی سرگرمیوں کا محور عمومی طور پر اسلام سے متعلق ہو۔

اولاً بزبان انگلش اور بعد میں دنیا کی دوسری زبانوں میں شائع ہونے والا یہ انسائیکلوپیڈیا دنیا بھر میں پھیلے مسلمان علماء، اساتذہ اور محققین کے تعاون سے تیار کیا جائے گا۔ مسلمانوں کے لئے اس کی ضرورت تو واضح ہو چکی، بہتر ہے کہ ان غیر مسلم افراد کے لئے بھی اس کی اہمیت زیادہ وضاحت سے بیان کر دی جائے جو

صدقِ دل سے اسلام کے اس اساسی ماخذ سے ہدایت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

قرآن حکیم کا جامع انسائیکلوپیڈیا اور مسلمانوں کی ایک اہم ذمہ داری

قرآن کریم پر ایمان رکھنے والوں اور رسالتِ محمدیہ ؐ کی گواہی دینے والوں کا ایک فریضہ یہ بھی ہے کہ وہ اللہ عزوجل کے کلام کو تمام انسانوں تک پھیلائیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی رسول نہیں اور آپؐ نے خود مسلمانوں کو تلقین کی تھی کہ "بلغوا مني ولو آیۃ" میری طرف سے (اس قرآن) کو پھیلاؤ، خواہ وہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔

قرآن حکیم کا بھی اہلِ ایمان سے مطالبہ ہے کہ وہ باقی تمام انسانوں پر اس کے گواہ بنیں:

"اے ایمان والو، رکوع اور سجدہ اور اپنے رب کی بندگی کرتے رہو اور بھلائی کے کام کرو تاکہ فلاح پاؤ اور اللہ کی راہ میں جدوجہد کرو جیسا کہ اس کا حق ہے۔ اسی نے تم کو برگزیدہ کیا اور دین کے معاملے میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی۔ تمہارے باپ --ابراہیم-- کی ملت جس نے تمہارا نام مسلم رکھا اس سے پہلے اور اس (قرآن) میں بھی (تمہارا نام) مسلم ہے تاکہ رسول تم پر اللہ کے دین کے گواہی دے اور تم دوسرے انسانوں پر اس کی گواہی دو۔ سو نماز کا اہتمام رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کو مضبوط پکڑو، وہی تمہارا مرجع ہے اور کیا ہی خوب مرجع اور کیا ہی خوب مددگار ہے۔" (الحج:۷۸-۷۷)

"اور اسی طرح ہم نے تمہیں ایک بیچ کی امت بنایا تا کہ تم لوگوں پر گواہی دینے والے بنو اور رسولؐ تم پر گواہی دینے والا ہو۔" (البقرہ:۱۴۳)

یہ عظیم الشان ذمہ داری، جس کا قرآن مسلمانوں سے تقاضہ کرتا ہے، کہ مسلمان نہ صرف خود اپنی زندگیوں کو کتاب اور سنت کے سانچے میں ڈھالیں، بلکہ یہ بھی کہ اللہ کے کلام کو تمام انسانوں تک پہنچائیں کیونکہ وہ دن جب زمین لرزنے لگے گی اور نامۂ اعمال دئے جائیں گے اور نبیوں اور گواہوں کو لا کھڑا کیا جائے گا، اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی امت پر گواہ بنایا جائے گا:

"اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ ان پر انہیں میں سے اٹھائیں گے اور تم کو ان لوگوں پر گواہ بنا کر لائیں گے! اور ہم نے تم پر کتاب اتاری ہے، ہر چیز کو کھول دینے کے لئے، یہ ہدایت و رحمت اور بشارت ہے مسلمانوں کیلئے" ۔(النحل:۸۹)

اور بیان کیا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ ایک دن مجھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: 'مجھے کچھ قرآن پڑھ کر سناؤ۔'

'میں نے کہا: 'کیا میں آپؐ کو سناؤں، درآنحالیکہ یہ آپؐ پر نازل ہوا ہے؟'

(رسول اللہؐ نے) فرمایا: 'ہاں، میری خواہش ہے کہ دوسرے سے سنوں۔'

سو میں نے سورۃ النساء کی تلاوت شروع کی حتیٰ کہ میں اس آیت تک پہنچا "فکیف اذا جئینا من کل امۃ بشھید وجئنا بک علیٰ ھولاء شھیدا" "تو پس کیا حال ہوگا جس وقت کہ ہر امت میں سے ایک گواہ ہم لائیں گے اور تجھے ان لوگوں پر گواہ بنا کر لائیں گے (النساء:۴۱) تو آپؐ نے فرمایا، "بس کرو" اور میں نے دیکھا کہ آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔"

(صحیح البخاری، ۵۰۵۰؛ صحیح مسلم، حدیث الاعمش ۸۰۰)

چنانچہ ہر مسلمان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اللہ کریم کے کلام کو اپنی زندگی کی اولین ترجیح بنائے اور حسبِ توفیق اس کے ابلاغ کی سعی کرے تا کہ قیامت کے دن جب اللہ کے رسولؐ اپنی امت کی شکایت کریں گے: "اور رسول کہے گا کہ اے میرے رب، بے شک میری امت نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا" الفرقان:۳۰) تو اس روز اس کا شمار ان لوگوں میں نہ ہو جنھوں نے قرآن کو چھوڑ رکھا تھا اور نہیں توفیق سوائے اللہ کریم، منان اور وھاب کی طرف سے۔

قرآنِ حکیم، غیر مسلم اور قرآن کا جامع انسائیکلوپیڈیا

اگر عہدِ حاضر کے مسلمانوں کی ایک غالب تعداد کے لئے قرآن حکیم سے براہِ راست استفادہ حاصل کرنے کے راستے عربی زبان سے ناواقفیت اور ذہنی

تربیت کے باعث دشوار ہوگئے ہیں تو غیر مسلموں کے لئے تو وہ بالکل ہی مسدود ہو چکے ہیں۔ یہ ایک دوہرا المیہ ہے: نہ صرف یہ کہ کڑوڑوں انسان کبھی بھی براہِ راست اللہ کے کلام تک رسائی حاصل نہیں کر پا رہے، بلکہ اس محرومیت کے باعث ان کے اور اُن انسانوں کے درمیان، جو قرآن حکیم پر ایمان رکھتے ہیں، ایک مستقل دیوار حائل ہوگئی ہے۔ ایک سطح پر یہ حدِ فاصل تو اس دن ہی قائم ہوگئی تھی جب اللہ کے رسولؐ نے مکہ کے باشندوں کے درمیان اپنی بعثت کا اعلان کیا تھا اور ان میں سے اکثر نے ان پر ایمان لانے سے انکار کر دیا تھا لیکن آج کا پُر آشوب دور آج سے چودہ سو سال پہلے کے حالات سے بہت مختلف ہے: آج تیزی سے سکڑتے ہوئے جغرافیائی، تہذیبی، علمی، سماجی، معاشی اور سیاسی فاصلوں نے اللہ کے کلام پر ایمان رکھنے والوں اور نہ رکھنے والوں کو دوبدو کر دیا ہے۔ اس قربت نے جہاں بہت سی مشکلات کو جنم دیا ہے وہیں اس نے غیر مسلموں کے لئے قرآنِ حکیم تک رسائی کے نئے امکانات بھی پیدا کئے ہیں جن کے نتیجہ میں آج ایسے غیر مسلموں کی تعداد کروڑوں میں ہو گی جنہوں نے اپنی زندگی کے کسی نہ کسی دور میں قرآنِ حکیم یا اس کے ترجے کو اپنے ہاتھوں میں نہ تھاما تھا، اور اسے پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش نہ کی ہو۔ لیکن ایسے افراد کی اکثریت چند سطریں یا صفحات پڑھنے کے بعد ہمیشہ کے لئے کتاب بند کر دیتی ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان کا واسطہ ایک ایسے کلام سے پڑتا ہے، جو ان کی تعلیم اور ذہنی تربیت کے باعث ان کے لئے مکمل طور پر اجنبی ہوتا ہے۔ اس کلام میں انہیں ویسی تدوینی ترتیب نظر نہیں آتی جس سے ان کے اذہان واقف ہیں۔ مزید بر آں قرآنِ حکیم کی تلمیحات اور استعارے، اس کا اعجاز، اس کی تراکیب اور اس کی وہ عظیم الشان واحدۃ الموضوعیت، جس کے باعث اس کی ایک ایک آیت میں اس کا سارا پیغام یوں موجود ہے جیسے قطرے میں سمندر، بھی اکثر غیر مسلم افراد کے واسطے قرآنِ حکیم سے پہلے بالواسطہ یا بلاواسطہ تعلق میں اجنبیت کا ایک گہرا احساس پیدا کر دیتے ہیں۔ زیادہ سنجیدہ متلاشی قرآن حکیم کے پیغام کی تفہیم کیلئے لکھی جانے والی کتابوں سے مدد لینے کی کوشش کرتے ہیں اور اکثر مستشرقین کی انتہائی پُر فسوں اور حق و باطل کی مخلوط تحریروں کے جال میں پھنس جاتے ہیں یا ایسی کتب سے دوچار ہوتے ہیں جن سے ان کی تشفی نہیں ہوتی کیونکہ گو یہ تحریریں مسلمانوں کی تحریر کردہ ہیں لیکن ان کے اساسی مفروضات، زبان کی بُنت، مواد یا طرزِ تحریر انہیں راس نہیں آتا۔

ان حالات میں قرآن حکیم کا جامع انسائیکلوپیڈیا ایسے مخلص غیر مسلموں کے لئے ایک اہم ذریعہ ثابت ہو گا کیونکہ اس کے تقریباً ساڑھے چھ سو مقالے قرآنِ حکیم کے پیغام کو اس طرح پیش کریں گے کہ مغربی تعلیم و تربیت سے پروان چڑھنے والے اذہان کیلئے اسے سمجھنے میں کوئی دشواری نہ ہو گی۔

قرآنِ حکیم، عصری اکادمی اور جامع انسائیکلوپیڈیا

مجوزہ منصوبے کا تیسرا اہم مقصد ان محققین اور اساتذہ کے لئے قرآن اور قرآنی علوم کی عظیم الشان علمی روایت سے مستفیض ہونے کی راہ ہموار کرنا ہے جو یونیورسٹیوں میں درس و تدریس اور تحقیق سے وابستہ ہیں۔ عصری اکادمی اور اس کی روایت کے اندر مصروفِ کار محقق قرآن حکیم کے حوالے سے عجیب مشکل سے دوچار ہیں۔ یہ صرف اور صرف قرآنِ حکیم سے مخصوص مشکل ہے، اس کی نظیر اور کسی کتاب میں نہیں ملتی: وہ علمی روایت جس سے یہ محقق وابستہ ہیں، مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اپنے موضوع سے غیر جانبدار تعلق رکھیں جبکہ قرآنِ حکیم کا تقاضہ یہ ہے کہ اس پر کچھ کہنے سے پہلے لکھنے والا یہ فیصلہ کرے کہ وہ اس کے مجملہ مبنی بر وحی پر یقین رکھتا ہے یا نہیں۔ دوسرے لفظوں میں تقاضہ یہ ہے کہ جس کتاب کے متعلق کچھ کہنا مقصود ہے، اسے اللہ کا کلام تسلیم کیا جا رہا ہے یا نہیں۔ مغربی اکادمی کی سینکڑوں سالہ روایت میں ایسی کسی مشکل کی مثال نہیں ملتی۔ تقاضہ صرف یہی نہیں کہ فیصلہ کیا جائے کہ قرآنِ حکیم کے الفاظ اللہ کا براہِ راست کلام ہیں بلکہ اس فیصلے کے ساتھ یہ بھی منسلک ہے کہ محقق اور مدرس اس سلسلے میں جو بھی فیصلہ کرے گا اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رسالت کے بارے میں بھی فیصلہ کر دیا۔ چنانچہ یا تو اسے محمدؐ ابنِ عبد اللہ کو اللہ کا آخری رسول ماننا ہو گا یا ان کی رسالت کا انکار کرنا ہو گا۔ دونوں صورتوں میں وہ مخصوص غیر جانبداری، جس کا اکادمی تقاضہ کرتی ہے، قائم نہیں رکھی جاسکتی۔

یہ مشکل نئی نہیں، اور اکادمی سے متعلق لاکھوں افراد تسلیم کرتے ہیں کہ اس کا کوئی حل موجود نہیں۔ چنانچہ قرآن حکیم سے متعلق تمام موجودہ مواد یا تو ایسے

مستشرقین کا لکھا ہوا ہے جو رسالتِ محمدیہ ﷺ کا انکار کرتے ہیں اور قرآن حکیم کو (نعوذ باللہ) ایک انسان (یا کئی انسانوں) کی تخلیق قرار دیتے ہیں، یا یہ کتب اور حوالہ جاتی مصادر تصدیق اور تکذیب کے اختلاط کی پیداوار ہیں۔

گزشتہ چودہ سو سال کی اسلامی روایت کی بنیاد پر جس تفصیل، وسعت اور گہرائی سے قرآنِ حکیم کے موجوزہ انضمامی انسائیکلوپیڈیا کا خاکہ بنایا گیا ہے ایسا کوئی کام خالص اسلامی نکتہ نظر سے انگریزی زبان میں موجود نہیں ہے۔ لہٰذا یہ انسائیکلوپیڈیا اکادمی کی روایت کے لئے سینکڑوں نئے مصادر کی نشاندہی کرے گا، اور قرآن حکیم کے تمام موضوعات اور اس میں مذکور تمام افراد اور مقامات کی بابت ایسے محققانہ مواد کا اضافہ کرے گا جو اس وقت موجود نہیں ہے۔

وہ محقق اور مدرس جو خاص طور پر قرآنِ حکیم کے بارے میں کسی موضوع پر تحقیق کر رہے ہیں اور وہ بھی جو عمومی طور پر اسلام اور اسلامی فکری روایت سے دلچسپی رکھتے ہیں، اس انسائیکلوپیڈیا کو یکساں طور پر مفید پائیں گے۔

امید ہے کہ یہ انسائیکلوپیڈیا علمی تحقیق کی نئی راہیں کھولنے میں معاون و مددگار ہو گا، اس میں موجود حوالہ جات محققین کے لئے نئے مصادر کی نشاندہی کریں گے اور چونکہ یہ صرف ایسے علماء اور محققین کے قلم سے تحریر کیا جا رہا ہے جو قرآنِ حکیم کو اللہ کا کلام تسلیم کرتے ہیں، اس لئے اس سے مغربی اکادمی کی علمی روایت میں انگلش زبان میں پہلی بار ایک ایسا حوالہ جاتی کام سامنے آئے گا جو چودہ سو سال کے علمی خزانے تک رسائی کی نئی راہیں کھولے گا۔

جامع انسائیکلوپیڈیا کی چیدہ خصوصیات

* اس انسائیکلوپیڈیا کا ڈھانچہ قرآن حکیم کے داخلی نظم کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بنایا گیا ہے۔ اس کے مدیران نے خصوصی توجہ سے اس بات کا اہتمام کیا ہے کہ قرآن مجید میں موجود تمام تصورات کو مکمل علمی حوالہ جات کے ساتھ متناسب تفصیل کے ساتھ بیان کیا جائے۔ یہ خصوصی صفت انسائیکلوپیڈیا کی ساتویں جلد میں آنے والی فہارس سے از خود نمایاں ہو جائے گی۔ اس جلد میں، انشاءاللہ، ایک منفرد فہرست ایسی ہو گی جو انضمامی انسائیکلوپیڈیا میں موجود تمام مقالات کو قرآن مجید کے داخلی نظم اور مخصوص ربط کے حوالے سے جمع کرے گی۔ مثلاً "ایمان" اور اس کے متعلقات پر مبنی تمام مقالے، یا اعمال اور ان سے منسلک تمام مقالے، جہاد اور اس سے منسلک تمام مقالے موضوعی طور پر دیکھے جا سکیں گے۔ قرآن مجید کا یہ داخلی نظم اس انسائیکلوپیڈیا کے عمومی ڈھانچے اور اس کے مندرجات کے چناؤ میں راہنما رہا ہے۔ اس کی بدولت اس کے مقالے کسی بھی مخصوص موضوع پر قرآنِ حکیم کے نکتہ نظر کی تلاش میں بہت فائدہ مند ثابت ہو گا۔

* اس انسائیکلوپیڈیا سے مستفیض ہونے کے لئے عربی جاننا ضروری نہیں، صرف سنجیدگی سے کلام اللہ کو سمجھنے کی خواہش درکار ہے۔ اس کے مقالات کے عنوانات انگلش زبان کے قرآنی مترادفات پر مبنی ہیں گو اس بات کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے کہ ناموں کی حرمت مجروح نہ ہو اور انسانوں کو اسی نام سے پکارا جائے جس سے قرآن حکیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یعنی عیسیٰ علیہ السلام پر مقالہ "I" کے تحت ہی ملے گا۔ لیکن اس خیال سے کہ وہ قاری جو اسے Jesus کے تحت تلاش کرنا چاہیں گے ان کی سہولت کے لئے حرف J میں، اس کے مناسب مقام پر، ایک اضافی حوالہ دے دیا جائے گا جو مقالے کے اندراج کے مقام کی نشاندہی کرے گا۔

* یہ انسائیکلوپیڈیا انگریزی زبان میں پہلی دفعہ چودہ سو سال کی عظیم الشان اسلامی علمی روایت کو انضمامی شکل میں پیش کرنے کا اعزاز رکھتا ہے۔ یہ انضمام انسائیکلوپیڈیا کے ڈھانچے سے لے کر انفرادی مقالوں تک کئی سطحوں پر کارفرما ہے۔ یوں یہ بیک وقت کلاسیکل اور عصری حوالہ ثابت ہو گا۔

* انسائیکلوپیڈیا کے کم و بیش چھ سو پچاس مقالات کو ان کی طوالت کے لحاظ سے پانچ مختلف اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے: خصوصی، طویل، درمیانی، کم طویل، اور مختصر۔

* مقالات صرف مسلمانوں سے لکھوائے جا رہے ہیں۔

* یہ انسائیکلوپیڈیا انگلش زبان میں اتنا بڑا علمی ورثہ شامل کرنے کی سعی ہے کہ اس وسعت پر پہلے کسی بھی مغربی زبان میں کوئی کوشش موجود نہیں۔ مسلمانوں کی چودہ سو سالہ علمی روایت پر مبنی یہ حوالہ جاتی کام، قرآن حکیم کی وسیع تفسیری روایت، علم الحدیث اور دیگر اسلامی علوم کی روشنی میں مستشرقین کے پھیلائے ہوئے فساد کا ایک جامع جواب بھی ہے اور مسلمانوں، پرخلوص غیر مسلم متلاشیانِ حق اور سنجیدہ محققوں کے لئے اہم ایک مصدر بھی۔

* اس انسائیکلوپیڈیا سے متخصصین، اساتذہ، محققین، عام مسلمان قاری اور وہ سب انسان جو قرآن حکیم کے مطالب سمجھنا چاہتے ہیں مستفیذ ہوں گے۔

انسائیکلوپیڈیا کی تیاری کے لئے ترتیب دیا گیا نظام

* قرآن حکیم کا یہ انضمامی انسائیکلوپیڈیا ایک عالمی مشاورتی بورڈ اور کئی مدیران کی نگرانی میں تیار ہو رہا ہے۔ اس کے عالمی مشاورتی بورڈ میں جید علماء اور اسکالرز کو جمع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس کے عمومی مدیر، معاون مدیر، اور نائب مدیر اس کے مقالات کی ذمہ داریاں سنبھالے ہوئے ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے انسائیکلوپیڈیا کی ویب سائٹ، <www.iequran.com>، سے رجوع فرمائیے۔